رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ REGISTERED NO. A.783



اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کی ترقی

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کیجائیگی یعنے للعہ رسالانہ قیمت لیجائیگی۔ یہہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ **اودھ پنچ** ایک مشہور ظریفانہ پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اوسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اوس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپ کے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اونھین لازم ہے کہ چھہ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اوٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستے مین گاؤ غپ ہو جاتا ہے لیکن یہہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ مینجر کے نام ضرور آتے ہین ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دو لتی نے پر نیازمند مینجر خود نہین پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اوسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی۔ پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین مینجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اونکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلح کی پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور اونکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اون مین نہو فقط۔

نوٹ

• جو حضرات خریدار ہین اونھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اون کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۴۳

مضامین غیر

(۱۲ - نومبر سنہ ۱۹۲۶ء)

فراق محبوب

"ٹٹ پٹ" میں چند تصویریں فراق محبوب کی ہیں فراق کی بیماری شعرا میں عام ہے "دیوانہ را ہوئے بس ست" اوسی طرز پر حکم بندہ ہی نے بھی کچھ لکھ ڈالا - پسند ہو تو خیر نہیں تو نہ سہی ۔

"ندیم"

(۱)

وہ بت جو نہیں تو گھر ہے پھاڑے کھاتا
کھانا پینا نہیں ہے مطلق بھاتا
ہے موت سے بڑھ کے انتظار محبوب
گھر قبر نما ہے منہ کو کھوے آتا

(۲)

کس طرح میں تنہائی میں بہلاؤں دل
جینا دوبھر ہے جان دینا مشکل
کالی راتیں ڈراونی ہیں کیسی
آنکھوں سے ہے اوجھل جو وہ ماہ کامل

(۳)

مجھکو تو کبھی نہ تھا خیال فرقت
کیسا ہوتا ہے یہ وبال فرقت
چلی یہ مصیبت آکے سر پر ہے پڑی
افسوس کہ ہوں میں پائمال فرقت

(۴)

کیا خاک میں مل رہا ہے ہیہات شباب
کس جان پہ اے بتو پڑیگا یہ عذاب
کملانے لگا ہے یہ گلدستہ فراق
عاشق کی ان دنوں تو مٹی ہے خراب

(۵)

ہو لطف بڑا اگر یکایک آجائے
دکھلائے ادائے ناز محفل وہ جائے
پھر زیر سے جلانے کو وہ چند راکھ کے
سچ کہتا کتنی جلد ابکی ہم آئے

(۶)

لانے وہ زمانہ پھر خداوند کریم
پھر ناک میں آئے اوسکی زلفوں کی شمیم
ہو جائیں نظر وہ ابرشب ہجر و فراق
ہو مست ملے وصال یہ قلب سقیم

"ندیم"

[illegible]

غزل

(از ملک الشعرا پنڈت مول چند صاحب قمر، ہیڈ منشی گورنمنٹ ہائی اسکول جہاں دہلی)

یہ ایک غزل بوزن غیر معین - آزاد از قید معانی دفتر میں بغرض اشاعت پہونچی مگر غزل سے زیادہ ان مسلمان طالب عالم صاحب کا خط پاکیزہ ہے - سچ ہے ایسی غزل کے لیے ایسا ہی "خوش رنگ" والا موزون و مناسب تھا امید ہے کہ ملک الشعرا صاحب کبھی درستی خط کے متعلق شاگرد رشید کو غیرت نہ دلائینگے - بایںمعنی کہ اوستاد بروقت اعتراض کاتب کے سر اپنا بوجھ ڈال سکتا ہے اور کاتب مسلم ہونے کیوجہ سے مسلم مالک اگر دو ہے اوسے اختیار ہے کہ "نہ فہم ہمکے ساتھ" "لاکیزا" کی صفت بھی بڑھا دے - "اڈیٹر"

شمالی ہند کی ہے زمین سنگلاخ پتھر کی
ہے چینچنگا اور ایورسٹ چوٹی شاخ پتھر کی

نہ سال میں مزا کچھ بھی نہ پھلکا ہو تناگون
ہے جسپر فخر تو کرتی بنی طنابخ پتھر کی

کھڑا اور پر ہوا عرصہ تمہیں کچھ خبر کچھ بھی
تجھ و سنگ سے فرما تھا کو تو دسا کی پتھر کی

گئی اب رات ہے زیادہ سیر کیوں نہیں تینی
ہے کرتی قائمیں تا میں کیوں تاریکی کاخ پتھر کی

کہا ہی میں ہے کھلتی طرح دندان کن ڈھلے
تمہارے واسطے کیا موزون ہے یہ شوخ پتھر کی

زمانے کی ہر ایک تحریر جو پتھر پہ ہوتی تھی
برابر صاف سل کی نہیں ہوئی نساخ پتھر کی

شکستہ خاطر انبار کو اکسیر اعظم ہے
تمہارے واسطے بڑھکر دوا اور ملخ پتھر کی

ہے ہوتا سنگ سے آہن زیادہ سخت تر شرما
رو کھائی آلہ نجار ہے سترا خ پتھر کی

پندنامہ پارسی برائے پوران فارسی لسان

دنیا کی کوئی مستقل زبان خواہ وہ جدید ہو یا قدیم قدر ضرورت سے زیادہ غیر زبانوں کی محتاجی پسند نہیں کرتی - چنانچہ ایران میں اب دوبارہ دری و پہلوی زبان ترقی کر رہی ہے - نصاب تعلیم میں ایسے نظم و نثر مضامین داخل کیے گئے ہیں جن میں فارسی کے فراموش شدہ الفاظ عمدًا استعمال ہو رہے ہیں - بعض لفظوں کے نیچے اونکے معنی بھی کر دیے گئے ہیں شاید وجہ یہ ہو کہ انکی جگہ عربی الفاظ نے غصب کر لی تھی بچے ان کے معانی اور ان کے استعمال سے نا آشنا ہو گئے ہیں - جن قوموں میں استعداد ترقی ہے وہ ریل، تار جہاز سے اپنے ادبیات کی اصلاح کرتی ہیں - ہندوستان کے نمبر کا لے صاحب بہادر اپنی زبان چھوڑ بیٹھے تو خیر شاید چند روز میں صنوبرے کا شجرہ ہتا ہری سے مل جائے - لیکن مصیبت یہ ہے کہ یہ اپنی زبان کے بجائے پرائی سنے ہوئے ہیں "یہ کونگ ہم زبانی جانے ناکن"

"بازار کار" نمبر ۲ مین ایک نظم بزبان پہلوی شایع ہوئی ہے اس مین بعض ایسے الفاظ کے معانی بتائے گئے ہین جو ہمارے یہان مستعمل ہین لیکن اپنے وطن مین غریب ہین۔ فاعتبروا۔ اس نظم مین کوئی لفظ غیر زبان کا نہین ہے۔ "اڈیٹر"

گرت آزمندی بود سر دریرا | پسر پیشہ بنا هنر پروریرا
بہ خود ببر در بازین دانش | گرت آرزو بان هست بالا پریرا
هنر جوی و دانش بہل گنج و گوهر | ز دانش توان جست نام آوریرا
چو فرخیت و فرهنگ بخشش تو گردد | کنی چیره این چرخ نیلو فریرا
تن آسا مشو ای پسر در دبستان | بکوشش بجو و بیش بکن برتریرا
ز دانش خردوان بکوشش توانی | بری برتری سروری مهتریرا
ز آموختن یکزمان بکتوی خود | گر از شاخ دانش بری نوبریرا
توانی توانی بفرهنگ آوری | بچنگ آدمیزاد دد یو دیری را
بیاموز فرهنگ ز آموزگاران | مکن ای پسر پیشہ رامشگری را
هنر جوی و انده مخور بر بهشتی | کہ بیشی بود بهره دانشوری را
هر آنکو ز فرهنگ بے بهره باشد | نیابد ز کیهان بلند اختری را
خرد گر شود بہ دل آموزگارت | ز سر در کنی باد خیره سری را
روان کن بفرهنگ فربہ و گرنہ | ز فربہ تنی بہ بدان لاغری را
تو ز آغاز آزادزادی بگیتی | بپوزش مہ بندی کمر چاکری را
چہ خیر بندگان بے مشو چاکر خر | گریز از خران رو ورکن خری را
ز گوینده چاکر بلرزد روانم | کہ جستی کند واند بد گوهری را
منش پست و بد گوهر آنکس کہ خواهد | کند پیشہ خویشتن نوکری را
مشو آز و ر برده تان بده نان | ز ـ ـ ـ ـ ـ هرگز مجو یاوری را
مکن زرده زر نژ واژ بیگانہ | ز بهروز آن چهره آذری را
بہ رزن مکن گرنش آخر شدن | کہ جوئی ببر زن تو همچاردی را
یک اندر زه پیرانہ گویم بگوشت | بیا و بیزار این نغز دری را
کشاورزی آموز و بازارگانی | هنرها کہ شایستہ شد کشوری را
ز اهنو خوشی بوش و خورد بهره دان | نہ چون سفلگان نان خیاگری را
گرت رای اهنو خوشی هست در سیم | بکن کاروه ساز پیشہ آهنگری را
منش بد منش دانہ و زشت گوهر | بوکس پیشہ ساز و ستایش گری را
چو دیر بود گوی ان هیر تان پیشہ منا | چگامہ سرائی سخن گستری را
باند روز دانش خرد و هان سرودم | مرا این چامہ پهلوی دوری را
و بد سود و بر تنبل این پند نامہ | کند یاد و خر بند و گر فرخی را
ز بیداد و اپیداد این کشور آدم | بیاد آر ز در کشور دیر بری را
دو ده سال اندر دبستان نمودم | بدانش خرد و دان هنر پروری را
نہ انست و ستودہ از تم ترجم | بدیگر سرا میبرم داوری را

تن آسا مشو از خردمند نشین | خور انده بیشی و کهتری را
چو گیسد بہ بنگہ بیا بام و بر گو | رد از بر آنکہ بر کش دم آخری را

منطق آرا بیگم بنام ویسرائے

بڑے لاٹ صاحب۔

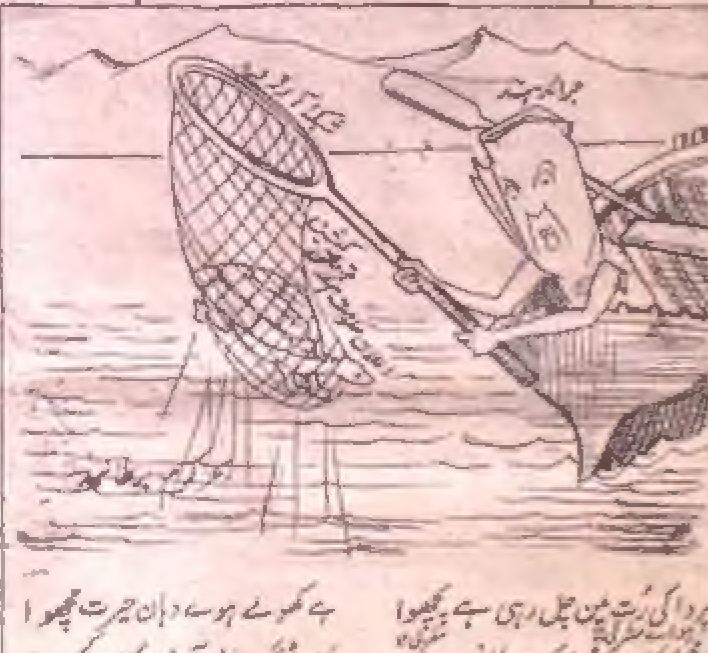
مین نے تمہارا اعلان الف سے ے کے پے تک دیکھا۔ اوسکی منطق بالکل درست ہے۔ ہندوستان کے منطقی ولایت کی منطق سے واقف نہین ہین اگر یہہ کچھ حیل حجت کرتے ہین تو یہہ سمجھ کے کہ انگریز سچ بولنے کے عادی ہوتے ہین۔ انھین سچ کی قسمین بھی معلوم نہین ہین۔ دیسی سچ کا مقابلہ ولایتی سچ سے کرنا دانائی کے خلاف ہے اوسمین سے انکی نادانی ظاہر ہوتی ہے۔ اپنے اصلی جواہر چھوڑ کے خود ہی پہلے یہہ ولایت کے نقلی ہیرے پنے نیلم پکھراج یاقوت کی چمک پر ریجھے تھے جیسے دس برس کا زمانہ ہونے آتا ہے۔

نئے آئین کے بعد ملکی کونسلین ایک تین پٹنے کھا چکی ہین۔ پہلے دور کونسل خیلول روٹی رخول کا دورہ کرنا چاہیے۔ جب یہہ شروع ہوا تو زیادہ ناراضی جلیان والے باغ کے معاملے پر تھی اسوجہ سے ترکم ترکا ہوئی مگر یہہ بھی دل لگی تھی۔ ہندوستانی ہندو توند اپنی جگہ پر کہتے تھے کہ ہم نے ملہ زیون کوٹی باون نامیون سے کونسل کی کرسیان بھردی ہین اور اسطرح گیا بھر کے انگریزون کی نمداست نیت کی خوب حقارت کی ہے۔ انگریز اپنی جگہ ہندوستانیون کو احمق بنا رہے تھے کہ حلوائی ہوا کاڑی بان نائی ہو یا دھوبی ہے ہندوستانی۔ عام رائے نے جسکے سر سہرا باندھا وہی اسکے نوربے۔ جتنے بے وقوف کونسل مین بھرتی ہونگے اوتنا ہی ہمارا فائدہ ہے کیا معنی کہ عقلمند ممبرون کو توڑ جانے مین دشواری ہوتی۔ اب تمہارے قانون قاعدون ریجلیشن کے واسطے راستہ صاف ہے کوئی جہاڑی جھنڈی کھونٹی کیل سوئی روڑا پتھر بوکل کا ٹکڑا کہاین خندق اونچا نیچا نہین بس گٹ پٹ مین کچھ کہا ممبر نہ زبان سمجھتے ہین نہ مسئلے کے فائدے اور نقصان سے آگاہ ہین اونھون نے کل کے گڈون کی طرح ہاتھ اوٹھا دیئے۔ چٹکیے مرحلے طے۔ قانون باتفاق امنظور ہند دیکھ چنے ہوئے ممبرون کی منظوری حاصل۔ ہندوستانی اخبارون مین ان ممبرون اور اس منظوری پر بہت کچھ قلاق ہوا کہ واہ رے ممبر اور واہ رے قانون۔ مگر قلاق سے کیا ہوتا ہے اس قلاق کا جواب ولایت کے اخبارون نے یون دیا "زیر سایۂ برطانیہ ہندوستانیون نے اب اتنی ترقی کرلی ہے کہ انکے نائی دھوبی کنجڑے قسائی تک قانون بنانے مین پوری مہارت رکھتے ہین۔ انکو ہندوستان کی عام رائے نے اپنا وکیل

منتخب کیا تھا۔ اصلاحات خوب کام دے رہے ہین۔ اور امید کیجاتی ہے کہ ہندوستان جلدی ترقی کرکے مہذب ملکون کے ساتھ برگت ملائیگا؟ اس تعلق کا جواب ہندوستانیون کے پاس کیا تھا۔ بھلا یہہ عذر سننے کے قابل تھا؟ کہ بھئے تو ایک بے پڑھے لکھے محمد نامی دھوبی کو دل لگی دل لگی مین ممبر بنایا تھا۔ وہ چارا وکیل نہین ہو سکتا۔ اس لیے کہ ہنسی مین پھنسی کا دستور پڑا ہے۔ بارائی حکومت نے دل لگی کی تھی اس لیے کہ لوگ چھنسین۔ غرض اس ہوئل جول ترکم ترکا اور دل لگی بازی نے باطل اس کی صلعت ہی نہ دی کہ کوئی کہتا "تحقیقات اور حکومت کا نیا ڈھچر قائم کرنے مین ہندوستانیون کی رائے شامل ہونی چاہیے یہہ آپادھاپی کیسی ہے۔ ہان لوگ رٹتے رہے کہ ہوم رول سے کم انعام ہم اپنی اوس وفاداری کا نہین لے سکتے جو ہمنے جنگ مین دکھائی۔ پھر اس زبانی دعوے سے کیا ہوتا!

اسی حیص بیص مین ایک دور ختم ہو گیا دوسرا دور شروع ہوا مگر اسکا آغاز ہندوستانیون کی آپس کی جوتی پیزار سے ہوا۔ کانگریس کی شمرین ٹوٹی دانے بکھرے سوراج پارٹی۔ لبرل پارٹی۔ اور خدا جانے کتنی پارٹیان بن گئین۔ وہ پیزار جعتراور وہ جوتے بچول ہوئی کہ اللہ تیری پناہ۔ لہذا یہہ دور جوتے بچول کے نام سے موسوم ہونے کے قابل ہے۔

پھر اسی دور مین تیسرے دور کی نیو پڑی جسکا نام ہے "مذہب رکھول" یہہ قریب ختم ہے اور "گردن کٹول" اسکا صرف ہے۔ اسنے روغنی رکھول کا دودھ بھی پیا ہے اور جوتے بچول کی گود بھی دیکھی ہے۔ فرق اتنا ساہے کہ وہ تھی رکھول پہلے انگریزی حکومت کے مقابل تھی اب آپس مین ہے۔ خدا سلامت رکھے جداگانہ انتخاب کو رہتی دنیا تک اسکی بدولت جوتے بچول گھے کٹول کا امتحان پاس کرنے والے ممبر کونسلون مین بھرتی ہوتے رہینگے اور جب تک انکے دو چار فرد بھی کونسلون مین رہینگے اوسوقت ولایتی نقلی جواہر کی آب تاب قائم رہیگی۔ ایسے لوگون کے واسطے ایساہی اعلان زیبا تھا جیسا کہ تمھاری حکومت کی جانب سے شایع ہوا ہے۔ مین اس اعلان کے مضامین کو نہ بادشاہ کی طرف منسوب کرتی ہون نہ وزیر ہند کی طرف اسو جہ سے کہ ابھی تک یہہ ولایتی صدا کانو مین



پردا کی زرت مین چل رہی ہے پچھوا بجلی کا ہے محیط بحر برطانیہ مین ہے کھوے ہوے دہان حیرت پھیلا ہے کانٹے جال آرزو کا۔ پچھوا

گونج رہی ہے۔

"وہی ہوگا جو وایسرا کے نزدیک مناسب ہے" اور اسی جملے سے پہلے ہی لگے گھر لگا یہ تھے کہ کیا ہوگا اور کیا وایسرا چاہینگے؟ تم نے خود بھی کہا تھا کہ "مین تو ریڈنگ کے قدم بقدم چلونگا" تمھین آئے سال بھر کے قریب زمانہ گزرا۔ تم بقول دہیاتیون کے گھر گھنسہ (نقش قدم) ڈھونڈھ رہے تھے اور ہندی تمھاری جستجو کے ناخن لے رہی تھی۔ بے شک تمنے گھر گھنسہ سے ریڈنگ کی روش کا خوب پتا لگایا ہندوستانی ریاستون کو جو تزلزل ریڈنگ نے جاڑا تھا تمھارے عہد مین اوسکی شورش ابھی خاصی بڑی۔ لوگ تو یہہ بھی کہتے ہین کہ ہندوستانیون کی دانتا کلکل بھی ریڈنگ کا سو گھڑا پا ہے۔ مگر مین اسے ہندوستانیون کی شامت کا نتیجہ خیال کرتی ہون۔ جو یہہ سچ ہے تو تمھارے عہد مین شیطان کی عنایت سے یہہ دانتا کلکل گھٹی نہین بلکہ پھل پھول رہی ہے۔ تمنے دور دور تک بھی بتائی مگر اوسکے کان پر جون نہین رینگتی۔ دور سے بیٹھ کے یہ ہان ہان۔ جانے دو۔ آپس مین لڑتے ہو۔ بڑی بات کہنا اور کوئی اصلاح مشورہ خاص اس بارے مین نہ کرنا۔ پھر زبانی جمع خرچ اور صلح جوئی کی بانگی دکھا کے لیڈرون کو بلا دے دینا اور بقول اخبارون کے اس مشورے کا اصلی مطلب یہہ ظاہر ہوتا کہ کمیشن آتا ہے اسکی مدد کرو یہہ سب دانشمندی کی علامتین ہین سچ کہتی ہون جو تمنے چاہا وہی ہوا۔ اب ایک بات حکومت کے بھلے کو کہتی ہون اگر اس پر عمل کروگے تو سچ کہتی ہون نیکنام ہو جاوگے۔ پہلے ایک دل لگی کا چٹکلا سناتی ہون ارے ہان میری تو عادت نگوڑی دل لگی کی ہے بوڑھی ہونے کو آئی مگر ہونٹون کی مسکراہٹ نہین جاتی۔

سنتی ہون کہ نواب اقبال الدولہ بہادر جب یہان سے عراق گئے تو وہان انکی خوب آؤ بھگت ہوئی ترکی حکومت نے اونکا دھوم دھامی استقبال کیا تھوڑے دن مین اونکا طوطی بولنے لگا۔ عراق بھر پر اونکا رعب چھایا رنگا بھنی کا بھی ڈانے لگی۔ وہ عراق کے سچ مچ کے حاکم ہو گئے۔ مگر اونھون نے دیکھا کہ عراقیون کی زبان پر ایک بڑا عیب گالی چڑھی ہوئی ہے کسی بات پر بگڑے اور چھوٹتے ہی کہہ بیٹھے "لعن ابوک" (تیرے باپ پر لعنت) لکھنؤ کے شاہزادے بھلا ایسی گالیون کی تاب کہان لا سکتے ہین۔ گالی دینا کیسا کان بھی آشنا نہین۔ عربون کی زبان پکڑنا بھی

ممکن نہ تھا۔ آخر انھون نے یہہ تدبیر نکالی کہ ایک بڈھے افیمی مرنا جوگے کانے عرب کو "ابوئی" (باپ) کہنا شروع کیا جو لوگ ان عجیب غریب اداجان کو دیکھتے اور شاہزادہ صاحب کو "ابوئی ابوئی" کہتے سنتے وہ حیران ہوتے تھے کہ حضور نے اس کھوسٹ کو کیسا خطاب دیا ہے لیکن منھ چڑھے مصاحبون نے آخر دبی زبان سے کہا کہ حضور نے اس بڈھے کو بڑا مرتبہ عنایت فرمایا۔ تو جناب نے ارشاد کیا کہ "پھر کیا کرون" لعن ابیک کی چوٹ بچانے کے لیے نیا باپ بنانا پڑا۔ نامعقول بڈھو بیٹھے بٹھائے اس شخص کے باپ پر بھی ناراض ہو کے لعنت بھیجتے ہونگے اب آئی گئی سب اسی بڈھے کے سر جائیگی وہ مرحوم بچے رہینگے۔ کیون لاٹ صاحب! کیا آپ کو یہہ تدبیر پسند نہین آ۔ ولایت سے کمیشن آنے والا ہے۔ اس مین کسی ہندوستانی کا بس نہین۔ ہندوستانی کو مفت آسمان پر اٹھائے ہوئے ہین کہ ہائے ہائے وہ کمیشن ہی کیا جس مین ہم نہون۔ ولایت کے بعض بے لگام انکی ہان مین ہان ملاتے ہین کہ یارو تم سچ کہتے ہو۔ دور کرو اس کمیشن کو۔ ایسے کمیشن پر لعنت جو تمھاری بات نہ پوچھے آئے دعوتین کھائے مفت مین سیر شکار سے جی بہلائے۔ من مانی رپورٹ تیار کرے اور گھر کی راہ لے۔

لعنت کوئی گالی نہین مگر بُری بات ہے۔ اسکے معنی ہین بیزاری۔ اگر ہندوستانی لعنت مین شرکت کے قابل نہین تو انھین بازار کی لعنت ملامت ہی مین شریک کر لو۔ مسٹر سائمن کی جگہ کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے گون کے پاؤ شہرت کے بھوکے خوشامد کے عادی انگریزون کا بوٹ چاٹنے والے ہندوستانی کو کمیشن کا عرضی لکھا (صدر) کیون نہین بنا دیتے جو لعنت کی میز بن جائے ایسے ہندوستانیون کی کمی نہین ہے۔ اسکی گلی مل جائینگے تمھین ڈھونڈھے اتنے دست کی زحمت ہوگی۔ میز کے گرد آنکھون کو گردش دے کے دیکھو بھی تو جنگی باتے ایسا آدمی مل جائے

تو مین کچھ ہارتی ہون۔ یہہ آدمی کبھی اپنے وطن کی بسی نہ کہیگا ہر قسم کی لعنت ملامت برداشت کریگا۔ اسکے گریبان تک ہندوستانی سوراجیون کا ہاتھ جلدی پہونچ جائیگا۔ گورے چہرے والے کمشنرون کو پھر کوئی کچھ نہ کہیگا۔ یہہ سب کچھ سہینگے چپ رہینگے۔ تمھین بھی زبان ہلانے کا موقع ملیگا۔

وہ ہم نے تمھارے حق مین کوئی کوتاہی نہین کی راے بہادر مشر چیرے داس یا خان بہادر لعنت اللہ ایک ہندوستانی معزز آدمی ہے اور نے کمیشن کی اس راے سے بالکل اتفاق کیا کہ ہندوستانیون کو ابھی اچھے اور برے آپ حکومت کا سلیقہ نہین ہے مین جو اختیارات دیے گئے انکا استعمال غلط ہوا۔ ان کے آپس مین بیر ہے ایک دوسرے کو دیکھے جلا جاتا ہے۔ ہندوؤن کے پرچے دیکھو۔ مسلمانون کے مضمون دیکھو۔ ادنےٰ سی بات پر کٹے مرتے ہین۔ محکمون مین حصے بٹ گئے جاتے ہین کہ کتنے ہندو وہین کتنے مسلمان۔ باہمی نفرت کا یہہ عالم ہے کہ ایک کنوین پر دو آدمی پانی نہین پی سکتے ایک پٹی پر دو آدمی بیٹھ نہین سکتے۔ مشکل یہ ہے کہ یہہ حال ہے کہ اگر کوئی شرابی جواری مسلمان کسی ہندو کے ہاتھ سے چوری کرتے پٹ گیا تو بڑے بڑے اشتہار چھپوا کے بانٹے جاتے ہین "مجاہد راہ خدا، اساس شریعت غرا۔ غازی تہور شعار۔ ہمارا یہ ضیا رند قمار (معاذ اللہ) باقی فلک وقار شمس تبریز قمران قمار دقی آغا رہ مت رنجی آداب کتاب قاضی القضات سید السادات۔ اکبر شہباز مولانا دستنا مرشدنا حضرت پیر روشن ضمیر مختار الملۃ قمار الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی شریر النفس ہیں اور سست شعلی آنند ... سچ پوچھیے تو لیٹے جو رسے الاقاب وات قمار الدین صاحب صرف ایک جاندار ہین۔ نہ ان کی شخصی تھین باپ کا پتا خود ان کی والدہ شریفہ کو بھی معلوم نہین۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی لٹیرا بدمعاش و بد زبانی یا بد معاشی کی بدولت بھینٹ مین آ گیا تو سے میرا عالی ہندوؤن کی جانب سے

گھر سے گھر سے بیتے۔ مسلمان غنڈون کی شرارت! حکومت کی مجرمانہ غفلت!! مسلم پولیس کی بے ایمانی!!! سازش آریہ کشی کا نیا کرشمہ!!!! کل شب کو شری پت مہاشے سوامی جرم بھگت جگت گرو مہاتما پرماتما شری ۱۰۰ اسنگھٹانند جی مہاراج ایک کوکرم دیوی کے ذریعہ سے ایک بیچے گھر مین بدھار رہے تھے کہ کسی شیطان مسلم نے آپ کی شان مین ناپاک جرمی اور زارے گستاخی کی۔

حقیقت پوچھیے تو پرماتما سنگھٹانند جی اور اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہین جو زندہ تو خیر کلاب کا مُردہ بھی نہین چھوڑتا۔ یہہ گوشت کھاتے اور کھال پہنتے ہین۔ سیکڑون مرتبہ گایون کو زہر کھلانے کی علت مین دھرے جا چکے پولیس تاک مین لگی رہتی تھی یا سوچ سے بھیس بدلا اور مہاشے بن بیٹھے ذات برادری سے چوری اور چھپانے کے جرم مین خارج ہوے اب مہاشے نہین تو اور کون ہین لہذا کمیشن کی متفقہ یہہ رائے ہے کہ سات ہین جو اختیار امتحان کے طور پر دیے گئے تھے وہ یکقلم سلب کر لیے جائین۔ اور یہہ امر مزید قابل اطمینان ہے کہ راے بہادر مشر چیرے داس اور خان بہادر لعنت اللہ نے اس واقعیت کا انکار نہین کیا۔ لاٹ صاحب! یہہ تدبیر ایک بر ایک ہے۔ اگلے زمانے کی کونسلون مین اسی طرح کی نیابت ہوتی تھی۔ کوئی گھگھو ملا اور جھٹ سے ہاتھ پکڑ کے لاٹ صاحب نے اوسے کونسل کا ممبر بنا دیا۔ اوسکی کونسل کے بنائے ہوے قانون آجتک چل رہے ہین جو بگڑ رہے ہین اس زمانے مین پاس ہوئے ایک ایسا عمل رہے ہین۔ قوم کے انتخاب کیے ہوے ممبر آج بھی اوتنے ہی نہین نکالتے۔ پانچ کم سو سوال آج بھی کونسلون مین ایسے ہوتے ہین جن مین ٹکے بھی ٹنگ ڈھی ہوئی ہوتی ہے۔ باقی رہے پانچ سوال انمین سے دو ایک کام کے ہوتے ہین جیسے علے وائٹ رشوت یا انتظامی خرابیان جنکی آجکل کوئی صد نہین بچے مین پیار تو وہ بار ہوائی ہوتے ہین نہ دین کے نہ دنیا کے۔



انجمن مشاورت و زبان بنگالی

اوستاد برطانی: "مدد کمیشن کی۔ برطانیہ کے پیارے پیارے محمد۔ پڑھو چیلیون پڑھو سیمن نذر برطانیہ کی"

شاگردان ہندی: "ٹے ٹے ٹے ٹے ٹے ٹے ٹے ٹے ٹے" (دیسی بولی)

لاٹ صاحب، میں نے سنا ہے کہ اس کمیشن کے ساتھ تمہارے جنوبی بھی آنے والے ہیں اگر تم نے کسی ہندوستانی پوزم کو کمیشن میں شریک نہ کیا تو ان بیچارے کی زیادہ گت بنیگی۔ کیا وجہ کہ یہ ہے سمدھیانے کا رشتہ ہندوستان میں (بری نیت سے نہیں بلکہ خوشی خواہاں) گالیاں دینے کا دستور عام ہے جس سے چاہے پوچھ لو۔ شریفوں میں کم گو ہیں بجز ایسے موقعوں کے اور کبھی نہیں ہوتی۔ کبھی اور آئے ہوتے تو شاید ہوتا بھی ہوتی اب تو چلے چل آرہے ہیں۔ پھر خالی خولی شریفوں سے سابقہ ہوتا تو خیر زیادہ چھیڑ کی بات بھی یہ ہے ہندوستان اسمیں یورپ کی طرح سب ذات شریف ہی نہیں بستے ہیں اور کمیشن پر ہندوستانیوں کو اعتبار بھی نہیں ہے۔ جو کہیں اینڈی بینڈی رپورٹ تیار ہوی تو عجب نہیں کہ دل لگی دل لگی میں جگتی تو ادسینا کر چھا نیچے کی ڈنڈی سودے سلف کی ڈبیا اور بھیجڑی کی جوتی بھی کھیلی جائے۔ ہندوستانی لیڈروں سے "دو بھائی کاٹ، دو بائیکاٹ" سکھانے والے اعلان ابھی سے نکلنے لگے ہیں۔

تمہارے اعلان کے بارے میں جو صلاح مناسب تھی وہ تو اپنے مذاق کے موافق میں دے چکی اب رہی اعلان کی تھوڑی سی سلطنی خامی تو وہ بھی کچھ میں کھٹکے دل سے کہتی ہوں کہ ابتدائی قسط ملنے کے وقت جب ہندوستانیوں نے بنیاد ڈالنے میں اپنا آدمی شریک ہونے کی شکایت نہیں کی تو آج بھی ان کو اور نہیں چون و چرا کا حق نہیں۔ برطانیہ پر ہندوستان کی ہر ایک بات قائم ہے فقط

راقمہ: مخلصہ منتق آرا بیگم

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"نیچے سے اوپر ڈھلکے"

ایک صاحب نے اپنے کسی دوست کی دعوت کی شب کو مہمان صاحب کھانا کھا کے سوئے بارہ بجے میزبان کی آنکھ کھلی تو مہمان کے قہقہوں کی آواز کوٹھے پر سے آئی۔ میزبان نے پکار کے پوچھا۔ "ارے بھائی فلان؟"

جواب "فرمایئے"

"تم تو یہاں سوئے تھے کوٹھے پر کیونکر پہونچے"

جواب "ڈھلک کے"

"خوب! ہر چیز اوپر سے نیچے ڈھلکتی ہے تم نیچے سے اوپر ڈھلک گئے"

جواب "جی ابھی پر تو مجھے ہنسی آرہی ہے"

میزبان صاحب بھی اس جواب پر ہنسنے لگے۔

ہندوستان یونا "ڈھلکتا ہوا" نیچے سے اوپر ترقی کر رہا ہے۔ اس ڈھلکتی ہوی ترقی پر اگر مہمان ہنستے ہیں تو چنداں قابل مواخذہ نہیں چند روز ادھر کا قصہ اخباری کاغذوں میں چھپا ہے کہ دو ہندوستانی وزیر اپنے حلقہ میں دورہ کرنے گئے۔ وزیر کا لے مجسٹریٹ گورا بھلا تو کبھی کالے کا استقبال کرتا ہے؟ نتیجہ یہ ہوا کہ مجسٹریٹ یا کلکٹر کیا ڈپٹی کلکٹر صاحب نے بھی استقبال نہ کیا۔ ہندوستانی وزیروں کی وزارت برطانیہ کی بخشی ہوی نعمت ہے لہذا وزیر صاحب کی ڈھلکتی ہوی معراج گورے چمڑے کا صدقہ ہے۔ اونھیں لازم ہے کہ قہقہہ لگائیں میزبان خندہ زنی کے اصلی سبب سے آگاہ ہے وہ بھی ساتھ دیگا۔ اور عجب نہیں کہ راجہ صاحب بھی ہنسی میں شریک ہو جائیں کیا معنی کہ قہقہہ بھی سینہ سے حلق تک "ترقی معکوس" کرکے پہونچتا ہے۔ خدا مرکزی کمیشن کے شر سے بچائے۔ مذکورہ قصہ اگر صحیح ہے تو ہمیں ڈپٹی کلکٹر صاحب کے بارے میں خوف پیدا ہو گیا ہے کہیں ان پر وہی مصیبت نازل نہو جو احنف بن قیس کے منہ پر طمانچہ مارنے والے پر نازل ہوی تھی۔

حکایت ہے کہ ایک شخص نے احنف بن قیس (سردار قبیلہ بنی تمیم) کے منہ پر ایک سیلی رسید کی۔ احنف نے حیرت ظاہر کی کہ بھائی میں نے تیری کیا خطا کی تھی۔ اوس نے کہا کہ بنی تمیم کے سردار کو پیٹنے کی ہوس مجھے مدت سے تھی۔ احنف بولے کہ پھر تو نے کچھ نہ کیا اسوجہ سے کہ سب سے بڑا سردار حارثہ بن قدامہ ہے۔ ہم تو جب ہو گا جب ایک تھپڑ اوسے بھی رسید کرو۔ حارثہ کو بھی ایسا احنف سمجھے تھے۔ گئے اور پہونک کے ایک اون کے بھی جڑ دی ہاتھ کی جھلاہٹ اور گدی کی جھنجھلاہٹ ابھی مٹی نہ تھی کہ ہاتھ قلم کر دیے گئے۔ ہماری رائے ہے کہ احنف کی طرح وزرا صبر فرمائیں اور کوئی حارثہ تجویز کر لیں۔ بری عادت خود ہی انتقام لے لیتی ہے۔

اطلاع: پرچہ دو روز کی تاخیر سے شایع ہو رہا ہے امید ہے کہ تین چار ہفتہ بعد اپنے وقت سے شایع ہو گا۔ "منیجر"

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ سب جج صاحب بہادر لکھنؤ مقام لکھنؤ

مقدمہ نمبر ۲۲۲ سنہ [illegible]

مسماۃ [illegible] عمر [illegible] سال بیوہ [illegible] بنت [illegible] ساکن [illegible] ضلع [illegible] ۔۔۔۔۔۔ مدعیہ

بنام

[illegible] ۔۔۔۔۔۔ مدعا علیہم

[illegible] ساکن [illegible] شہر لکھنؤ [illegible] درخواست [illegible] عدالت میں [illegible]

ہرگاہ اطلاع دی جاتی ہے کہ تم بذات خاص یا معرفت کسی وکیل کے جو [illegible] مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت دس بجے دن بتاریخ [illegible] ماہ نومبر [illegible] اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اگر [illegible] تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت [illegible]

بتاریخ [illegible] ماہ نومبر [illegible] میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ [illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

فقیہہ نہیں فقیر

"مسٹر سکلات والا اور مہاتما گاندھی"

ابو الحسین ابن سماک ایک فقیر تھے بہت پڑھے لکھے آدمی نہ تھے۔ مگر مدینہ کی جامع مسجد میں مختلف علوم پر لکچر دیتے رہتے تھے۔ لوگوں کا مجمع اچھا خاصا ہو جاتا تھا۔ آپ جانیے عالموں کے حسد سے خدا بچائے ابن سماک کی مرجعیت آنکھوں میں خار بن کے کھٹکی ایک عالم نے سر محفل ذلیل کرنا چاہا اور مسئلہ دریافت کیا کہ ایک شخص مرگیا اوسنے اتنا مال چھوڑا اور اوسکے اتنے وارث ہیں بتائیے تقسیم فرائض کس طرح کیجائے۔ ابن سماک کی جگہ کوئی اور ہوتا تو جھیپ جاتا مگر انھیں بات وقت پر سوجھ گئی۔ کہنے لگے "تم بھی عجب احمق ہو میرا شمار اوس گروہ میں ہے جو مرتا ہے اور اپنے بعد کچھ نہیں چھوڑتا۔ مال دُنیا میں سے اسکے پاس ایک مسواک ایک جراب ایک خرقہ ایک تہمد ایک مٹی ایک بوریا ایک تسبیح کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس مال کا وارث انکا خلیفہ ہوتا ہے۔ بھلا مجھے دُنیا داروں کے مسائل سے کیا سروکار۔"

مسٹر سکلات والا کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک ہی ذات ہے جو حکومت وقت کے لگائے ہوئے زخم پر مرہم لگا سکتی ہے اگر وہ دور ہی سے تماشا دیکھتی رہے تو پھر سے چرکا شاید کبھی مندمل نہ ہوگا۔ یعنی مہاتما گاندھی۔

حال یہ ہے کہ ہمارا مہاتما پالیٹکس کا فقیہہ نہیں وہ تو ایک فقیر ہے کیشن بازی اور چرخا بازی کی گتھیاں وہ نہیں جانتا کمیشن بازی تقسیم میراث اور علم الفرائض سے تعلق رکھتی ہے۔ ابن سماک کے پاس بوریا بدھنا تھا یہاں ایک لنگوٹی ہے اور ہمارا مہاتما۔ ایک چرخا ہے اور ہمارا گاندھی۔ یہ مشکل گتھیاں علوم ہوتیں تو ۱۹۱۵ء میں مملکتی چوتھائی حصہ میراث دادا مرحوم ہند اعظم ور مل جاتا۔ وقت گزر گیا بات رہ گئی۔ اب کیا بنتی اور کیسی مرہم پٹی۔ اتفاق نہیں اتحاد نہیں۔ وفاق نہیں۔ اتحاد نہیں۔ سود تخمین [illegible]

وہان غدر۔ چرخا کاتنے پر راضی ہوا نہیں تو رضامند نہیں ہیں کٹے ہوئے مشتنڈے جوانوں کی کون کہے۔ ھفتدر جسم نازک پر بار ہے تو ہی کرتے کہ ولایت سے مشینیں منگوائیے باریک ریشمی سوتی کپڑے پہنئے اور ولائتی فرنگ کے پھندے سے گلو خلاصی کرتے بیکاری گھٹتی معیشت بڑھتی۔ دولت ملک میں کھپتی۔ نہ یہ ہوا نہ وہ سانس والی کی باگ مفسدوں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ اب فرمائیے کس کی رہنمائی کریں مفسد اونکی سنینگے؟ واہ سن چکے۔ فساد بن روزی کا ٹھیکرا ہے گھوڑا دانے گھاس سے یارانہ کا تھے تو کھائے کیا۔ متروک الدنیا لیڈروں کی رہنمائی؟ بہتر ہے! مگر رہنمائی ہوگی ہے

ٹھٹھیر سے کی دوکان بن دو بینڈک جوتے جائیں
راجہ مارین بیدڑی ہم راجہ مارن جائیں

ڈاکٹری اور قانونی حد سماعت

سنی سُنائی بات ہے کوئی یہ نہ کہے کہ "آنکھوں کیا جھٹ بڑا تھے کانوں سنتے دستے" عذاب ثواب وس گُن رہیے اخباری کاغذ کی گردن پر جسنے کا نون میں یہ بھنک ہو نچائی کہ ایک جج صاحب نے کسی ڈاکٹر پر اصل و خرچ ملا کے پندرہ ہزار کا دعوے ٹھونک دیا۔ بنائے دعوے بزبان جج یہ بیان کی جاتی ہے کہ مدعی نے اگست ۱۹۳۴ء میں ڈاکٹر سے نقل سماعت کا نسخہ لکھوایا پھر ایک سال بعد یعنی اگست ۱۹۳۵ء میں کسی دوا فروش کمپنی کے بیان سے بند ھوا کے استعمال فرمایا۔ کہتے ہیں کہ دوا نے بائیں کان کے صماخ (پردہ گوش) پر قبضہ مخالفانہ کیا اور سماعت قبل از فیصلہ قرقی کرلی۔ اب کوئی مقدمہ قابل سماعت ہو یا نہو کان کے نزدیک غیر مسموع ہے۔ حد سماعت میں دوا کی یہ بیجا مداخلت مدعی کی دانست میں ڈاکٹر یا دوا ساز کے خلاف غیر قابل انکار شہادت ہے لیکن ڈاکٹر اور دوا ساز کا جواب ہے کہ مدعی کسی دادرسی کا مستحق نہیں۔ دعوے اس کان سننے اور اس کان اُڑادینے کے لائق ہے۔ سننے کے احمق!!

قطعاً بے ضرر ہیں سال بھر کے بعد تجدید مشورہ کا نوٹس جاری کیے بغیر استعمال کرنا بے معنی اور یہیں برس جو دیکھیئے تو عذر غیر قابل استماع یا مانع تقریر مخالف) ٹھُسا ہوا ہے۔ مقدمہ کی شنوائی ہوگئی۔ تنقیحیں کل چکیں۔ انصاف حاکم صاحب کی ذکاوت سماعت پر موقوف ہے۔

مناسب تو یہی تھا کہ مدعی اور مدعا علیہم آپس میں کانا پھوسی سے معاملہ طے کر لیتے۔ کسی کو کانوں کان خبر نہوتی۔ مقدمہ پانچویں دسمبر کو پیش ہوگا نتیجہ کیلئے گوش برآواز رہنا چاہیے۔

المختصرات

ایک صاحب نے محترم زمیندار لاہور میں اشتہار دیا ہے کہ ایک مدرس کی ضرورت ہے ایسا ہو جو بلا تنخواہ دیجائیگی اور ردیفی بھی مسلا ہیب کر دالی ہاکم از کم ایک بھی بلیگا یاردکھی پر نانے کا ارادہ ہے۔

لارڈ سسٹ خمر بھی "کس جشنو و یا نشنود" یہ کبھی کبھی عمل فرماتے رہتے ہیں آپ چار نصیحتیں کے ساتھ تحقیقاتی کمیشن کو تعلیم فرماتے ہیں۔ انہیں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کی قلیل التعداد مختصر جماعت اکثریت کے جبر سے ایذا میں ہے اسکی حفاظت کیجائے۔ مقدمہ ورد اسلامی۔ یعنی نہیں ایسے ہی کل پرکیا کرتی تھیں "کوئی بوسے یا نہ بوسے میں تو بکتی شاسٹ بوسے" یا اللہ وہی صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستانی آدمی کیسا کمیشن میں کوئی ایسا انگریز بھی نہیں ہے جسکا تعلق حکومت یا کی تجارت سے ہو۔ سچ ہے جناب یہ کمیشن کی نیت نہیں کہ روڑا بھاری نے کنبہ جوڑا۔ مگر ہمیں انگریز ممبروں کی ذات سے کوئی شکایت نہیں اعتراض یہ ہے کہ گھر کی بات گھر والے ہی خوب جانتے ہیں۔ اگر کہیں یہ لاگ کاروائی کرتی تو ضرور دائر کیے سے کراہیے کے مزدور کیوں نہ کیجائے بفضل خدا امرکہ میں اردو میں کے جانے والوں کی کمی نہیں ہے۔

وائیسرائے صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ مرجب مختلف لیڈروں کو بلا کے کم سُنانے میں بیکار وقت ضائع کیا۔ ولائتی بولی و دیسی ان میں بہت فرق ہے اگرچہ انگریزی میں حرف T (ٹی) سے خالی ہیں تم نظمیں ہوگی لیکن کوئی اردو کیا ہے کیمپشن کے تقریرہیں۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے مغز کنجشک

اگرچہ ماہی سقنقور راست
نسخہ من درد مغز مسقنقور راست

اعضائے رئیسہ و عصاب کے طاقت پہونچانے میں ادویہ بیشمار ہیں مگر طاقت عظیم پیدا کرنیکو قوت مردی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول ہے کہ شعر میں ظاہر کیا گیا ہے اگر ماہی سقنقور کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے منقلب رجعت در قلت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس ۸ خوراک (عہ)

ماء اللحم عنبری و آتشہ خاص الخاص

یہ ماء اللحم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے یہ وہ نسخہ ہے جسکی بابت ہندوستان میں شہرت ہے پیشتر نوابان و رئیسان ملک کیلئے تیار ہوتا تھا اب دواخانہ خاص طور پر تیار کیا ہے کہ عوام الناس بھی اس کے نفع سے بہرہ مند ہوں نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے مثل مشک عنبر تازہ میووں کے عرق سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ و مولد خون سرخ و مصفی کرنے والا۔ کمزوری کو دور کرنیوالا بواسیر میں مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردی کو بڑھانے والا اور سستی رفع کرتا ہے رقت منی وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (للعہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس بہا نہ مفت

طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا مثل و نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردی کے بڑھانے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت غریزی میں ترقی پیدا کرتی ہے۔ جریان و حرارت و رقت منی کی کثرت کو دور کرتی ہے مایوس اور ناامیدوں کی امید کو بر لاتی ہے بوڑھوں کو لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں نامراد بامراد ہو چکے ہیں اور اس سے تسکین یاب ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال کی جائے تو قوت مسک میں بھی خاصی افزونی ہو

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک مع محصولڈاک
پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب و بیش بہا تحفہ

[illegible] ہر لمحہ خاص سے کمزوری مرض دور کرنے کی دوا جو بہت مجرب ہے [illegible]
[illegible] سفوف [illegible] مع نسخہ [illegible]
[illegible] قیمت [illegible] مفت
[illegible]
[illegible] شیشی عہ
سفوف اکسیر ہیئت [illegible]
[illegible] (دو شیشی کے خریدار کو محصول معاف)

حکیم سید محمد نواب بیت الشفا گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

جب آپکی طبیعت ست ہو بد ہضمی کیفیت جریان احتلام اور خون کی خرابی و دل کی سستی زندگی بیزار ہو گئی ہو دل کمزور ہو گیا ہو ایسی حالت میں سچا ہمدم کا کام آپ کو تو گویا بیان ہی نہیں دل کو مضبوط بنا کر دلی دوست ہونیکا ثبوت دیگی ایک دفعہ ضرور تجربہ کریں

قیمت فی ڈبیہ عہ ۵ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)

وید شاستری جامنگر کاٹھیاوار
ایجنٹ اندر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible] ہیضہ درد پیٹ [illegible] دست [illegible] بچوں کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوا ہے جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتی ہے۔ قیمت [illegible] سب جگہ بکتا ہے۔

دودھ کیسری — ایسی دوا جو بچوں کے جڑ سے کمزور کرنیوالی [illegible] لاثانی دوا قیمت [illegible]

بال اسطھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور چہرہ [illegible] بنانیوالی میٹھی دوا قیمت [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی
سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ
[illegible]

لطف جیوہ جات

[illegible] حکیم [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible] حکایت کرتے ہیں

سید قاسم حسین رضوی فرزند اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات سال ۱۹۰۷ء

اودھ پنچ کے [illegible] اردو کے ذخیرہ کرنے والے [illegible] اس کا مجموعہ [illegible]
[illegible] مضامین [illegible] کتب [illegible]
بہت نایاب ہیں [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا دئے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائگی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار مین صدہا انکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر کے سے واقف ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا [illegible] سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہیرہ کا سرمایہ نازبھی آپکو اس کتاب مین ملیگا فی الحقیقہ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی للعہ فی جلد محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ